وترکی جماعت میں تیسری رکعت میں شامل ہوا، تو دعائے قنوت کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Fsd-8254 تاریخ: 14-03-2023

کیافرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ رمضان المبارک میں وتر جماعت کے ساتھ ادا کیے جاتے ہیں، تو اگر کوئی شخص وتر کی تیسری رکعت میں جماعت کے ساتھ شریک ہو اور اس نے امام کے ساتھ دعائے قنوت بھی پڑھ لی ہو، تو وہ بقیہ نماز کس طرح ادا کرے گا؟ کیا اس میں دوبارہ دعائے قنوت پڑھے گا؟ نیز اگر تیسری رکعت میں امام صاحب کے ساتھ رکوع میں شامل ہوا، تو ایسی صورت میں اس کے متعلق کیا حکم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سوال میں مذکور دونوں صورتوں میں ہی مسبوق وتر کی بقیہ رکعتیں ادا کرتے ہوئے دعائے قنوت نہیں پڑھے گا۔

تفصیل یہ ہے کہ مسبوق (جس کی امام کے ساتھ تمام یا بعض رکعتیں رہ جائیں) کے بقیہ رکعتوں کو ادا کرنے کے متعلق اُصول یہ ہے کہ وہ بقیہ رکعتیں ادا کرنے میں منفرد ہے، امام کے سلام پھیرنے کے بعد بقیہ رکعتیں ادا کرتے وقت قراءت کے حق میں پہلی اور تشہد کے حق میں دوسری رکعت ادا کرے گا، لہٰذا جس شخص کو وتر میں امام کے ساتھ آخری رکعت ملی،

وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر پہلی رکعت کی طرح ثنا، تعوّذ وتسمیہ پڑھے اور سورۂ فاتحہ کے بعد سورت بھی ملائے اور تشہد کے اعتبار سے یہ اس کی دوسری رکعت ہے، اس لیے قعدہ میں بیٹھ کر تشہد پڑھے، اس کے بعد کھڑا ہو گا، تو قراءت کے اعتبار سے یہ اس کی دوسری رکعت ہو گی، لہٰذا اس میں فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور تشہد کے اعتبار سے یہ اس کی آخری رکعت ہو گی، تو تشہد وغیرہ پڑھ کر نماز مکمل کرے۔

دعائے قنوت نہ پڑھنے کی تفصیل: دعائے قنوت کے متعلق اُصول یہ ہے کہ وتر کی آخری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لینے کے بعد اس کی تکرار مشروع نہیں ہے، لہٰذا جب مسبوق نے امام کے ساتھ آخری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لی، تو جب بقیہ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو گا، تو وہ اس کی وہ رکعتیں ہوں گی جو اس کو امام کے ساتھ نہیں ملیں، یعنی پہلی اور دوسری اور ان دونوں رکعتوں میں دعائے قنوت نہیں ہوتی، بلکہ قنوت کا مقام آخری رکعت ہے اور وہ امام کے ساتھ پڑھ چکا ہے، لہٰذا اب دوبارہ پڑھنا جائز نہیں، یونہی جو شخص امام کے ساتھ تیسری رکعت کے رکوع میں مل گیا، تو چونکہ رکوع میں شامل ہونے کی وجہ سے اسے تیسری رکعت مل گئی، جس وجہ سے حکماً دعائے قنوت پڑھنا بھی شمار کر لیا گیا، اس لیے ایسا شخص بھی وتر کی بقیہ دو رکعتیں ادا کرتے ہوئے دعائے قنوت نہیں پڑھے گا۔

مسبوق کے بقیہ رکعتیں ادا کرنے کے اُصول کے بارے میں تنویر الابصار و درمختار میں ہے: ”(والمسبوق من سبقه الامام بها أو ببعضها وهو منفرد فيما يقضيه) حتى يثنی ويتعوذ ويقرأ . . . **ويقضی اول صلاته فی حق قراءة وآخرها فی حق تشهد،** فمدرک رکعة من غير فجر ياتی بركعتين بفاتحة وسورة وتشهد بينهما“ ترجمہ:

اور مسبوق کہ جس کی امام کے ساتھ تمام یا بعض رکعتیں رہ جائیں وہ اپنی بقیہ رکعتیں ادا کرنے میں منفرد ہے، حتی کہ وہ ثنا اور تعوّذ پڑھے گا اور قراءت بھی کرے گا...... اور (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) مسبوق قراءت کے حق میں پہلی رکعت اور تشہد کے حق میں دوسری رکعت ادا کرے گا، لہٰذا فجر کے علاوہ نمازوں میں ایک رکعت پانے والا دو رکعتوں کو سورۂ فاتحہ اور سورت کے ساتھ ادا کرے اور ان کے درمیان تشہد بھی پڑھے۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، جلد2، صفحہ 417،418، مطبوعہ کوئٹہ)

اور وتر کی ایک رکعت پانے والے مسبوق کے متعلق حکم بیان کرتے ہوئے علامہ علاؤالدین حصکفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1088ھ/1677ء) لکھتے ہیں:"اما المسبوق فیقنت مع امامه فقط" ترجمہ: بہرحال مسبوق تو وہ صرف امام کے ساتھ ہی قنوت پڑھے گا۔

مذکورہ بالا عبارت کے تحت مسئلہ کی علت بیان کرتے ہوئے علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں:"لانه آخر صلوته وما يقضيه اولها حكما فی حق القرائة وما اشبهها وهو القنوت واذا وقع قنوته فی موضعه بيقين لايكرر لان تكراره غير مشروع، شرح المنية "ترجمہ: کیونکہ امام کے ساتھ اس کی نماز کا آخری حصہ ادا ہو چکا ہے اور جس کو قضا کر رہا ہے وہ قراءت اور قراءت کے مشابہ چیز، یعنی دعائے قنوت کے اعتبار سے حکماً نماز کا اول حصہ ہے اور جب قنوت امام کے ساتھ اپنے محل میں بالیقین ادا ہو چکی ہے، تو اس کا تکرار نہیں کیا جائے گا، کیونکہ اس کا تکرار جائز نہیں۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر۔۔الخ، جلد2، صفحہ 541، مطبوعہ کوئٹہ)

اسی طرح فتاوی عالمگیری میں ہے:"المسبوق یقنت مع الامام ولا یقنت بعدہ کذا في المنية فإذا قنت مع الامام لا يقنت ثانيا فيما يقضي" ترجمہ: مسبوق امام کے ساتھ ہی دعائے قنوت پڑھے گا، اس کے بعد نہیں پڑھے گا، یونہی منیۃ المصلی میں ہے، لہٰذا جب امام کے ساتھ دعائے قنوت پڑھ چکا، تو اپنی بقیہ نماز پڑھتے ہوئے دوبارہ نہیں پڑھے گا۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن، جلد1، صفحہ111، مطبوعہ کوئٹہ)

وتر کی ایک رکعت پانے والے مسبوق کے متعلق کیے گئے ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ (سالِ وفات:1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں:"اسی پر اکتفا کرے، دوبارہ نہ پڑھے کہ تکرارِ قنوت مشروع نہیں۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد7، صفحہ543، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

جسے تیسری رکعت کا رکوع بھی مل گیا، وہ بھی بقیہ نماز ادا کرتے ہوئے، دعائے قنوت نہیں پڑھے گا، کیونکہ رکوع ملنے سے وہ تیسری رکعت پانے والا ہو گیا ہے، چنانچہ علامہ علاؤالدین حصکفی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ لکھتے ہیں:" ویصیر مدرکا بإدراک رکوع الثالثة" ترجمہ: وتر میں مسبوق تیسری رکعت کے رکوع میں ملنے کی وجہ سے دعائے قنوت پانے والا ہو جائے گا۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر۔الخ، جلد2، صفحہ541، مطبوعہ کوئٹہ)

مذکورہ بالا عبارت کے تحت نتیجہ بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ "جد الممتار" میں لکھتے ہیں:"فلا يقنت فيما يقضي، هنديه عن المحيط، وبالجملة إنما يأتي المسبوق بالقنوت فيما يقضيه إذا فاتته الركعات

كلها، فيقنت في آخرهن وإلا لا" ترجمہ: تو (امام کے ساتھ وتر کے آخری رکوع میں ملنے والا) جب بقیہ نماز ادا کرے گا، تو دعائے قنوت نہیں پڑھے گا، یونہی ہندیہ میں محیط کے حوالے سے ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ بقیہ نماز ادا کرتے ہوئے مسبوق صرف اُس صورت میں دعائے قنوت پڑھے گا، جب اس سے وتر کی تمام رکعتیں فوت ہو جائیں، تو آخر میں قنوت پڑھے گا، ورنہ نہیں۔

(جد الممتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر۔۔الخ، جلد 3، صفحہ 453، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی عالمگیری میں ہے: "وإذا أدركه في الركعة الثالثة في الركوع ولم يقنت معه لم يقنت فيما يقضي كذا في المحيط" ترجمہ: اور جب مقتدی نے امام کو وتر کی تیسری رکعت کے رکوع میں پایا اور اس کے ساتھ دعائے قنوت نہ پڑھی، تو اپنی بقیہ نماز ادا کرتے ہوئے دعائے قنوت نہیں پڑھے گا، یونہی محیطِ سرخسی میں ہے۔

(الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر، جلد 1، صفحہ 111، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

21 شعبان المعظم 1444ھ/14 مارچ 2023ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے